مطبوعات

مولانا مودودیؒ کی ادبی خدمات تصنیف: پروفیسر عبدالمغنی ۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی (بھارت) ۔ قیمت: ۶/۰ روپے

جماعتِ اسلامی کے بانی اور ممتاز عالمِ دین کی حیثیت سے مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ پاکستان سے باہر بھی بہت معروف ہیں ۔ ان کی بہت سی کتابیں غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں ۔ اور بہت توجہ سے پڑھی جاتی ہیں ، اس مقبولیت کی ایک وجہ تو بالیقین یہی ہے کہ انہوں نے اُصولِ اسلام کی تشریح و توضیح مجتہدانہ شان سے کی ہے ، لیکن میرے نزدیک اتنی ہی وزن کی دوسری وجہ ان کتابوں کی بہت نمایاں ادبی حیثیت ہے موجودہ دَور کے اُن مصنفین میں جنہوں نے دینی موضوعات پر قلم اُٹھایا ، مولانا مودودیؒ کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ ان کے مقابلے میں کسی کو بھی نہیں لایا جا سکتا ۔

اس کتاب کے مصنّف پروفیسر عبدالمغنی صاحب نے مولانا محترم کی اسی حیثیت پر بحث کی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے اُردو نثر اور اس زبان کے بہت معروف نثر نگاروں کی پوری تاریخ کھنگال ڈالی ہے ۔ کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے جہاں سیّد مودودیؒ کی ادبی عظمت اور شوکت نمایاں ہوتی ہے ، وہاں اُردو نثر کے مرحلہ وار ارتقائی سفر کا حال بھی معلوم ہوتا ہے جو کئی صدیوں میں طے ہوا ۔

پروفیسر عبدالمغنی صاحب نے ایک قابلِ قدر کام یہ کیا ہے کہ سیّد مودودیؒ کی کتابوں کے اقتباسات کے ساتھ سرسیّد ، غالب ، حالی ، محمد حسین آزاد ، شبلی اور مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریروں کے نمونے بھی شامل کیے ہیں ۔ میرے نزدیک پروفیسر صاحب کا یہ نہایت قیمتی تحقیقی

کام ہے، میں ان کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ جو حضرات تحریکِ اسلامی سے وابستہ نہیں ہیں وہ بھی اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ کتاب پاکستان میں دست یاب ہے یا نہیں، اگر ایسا انتظام نہ ہو تو ادارۂ معارفِ اسلامی اور اسلامی پبلشرز لاہور کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے کہ بھارت میں شائع ہونے والی عمدہ کتابیں پاکستان میں خریدی جاسکیں۔ (نظر زیدی)

یہ ترکی ہے تصنیف: حکیم محمد سعید صاحب۔ ناشر: ہمدرد فاؤنڈیشن، ہمدرد سنٹر، ناظم آباد، کراچی۔ قیمت: دس روپے

اس خوب صورت کتاب میں محترم حکیم محمد سعید صاحب نے اپنے سفرِ ترکی کے کوائف بیان کیے گئے ہیں۔ کتاب بچوں کے لیے ہے اور بہت مفید اور بہت خوب صورت ہے۔ اس کے مطالعہ سے قاری برادر اسلامی ملک ترکی کے بارے میں قریب قریب سب ضروری باتوں سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ اسلوبِ نگارش آسان اور دلکش ہے اور بعض حصے تو اس قدر پیارے ہیں کہ دل میں سرور پیدا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ص ۴۴ کی یہ عبارت دیکھیے:

"جب ہم مسجد میں پہنچے تو ظہر کا وقت تھا۔ ہم فوراً وضو کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ مسجد کے امام ایک بہت بوڑھے آدمی تھے۔ انہوں نے ترکی کے آخری سلطان کا زمانہ بھی دیکھا تھا اور جمہوری انقلاب کا بھی۔ میں نے دیکھا کہ مسجد کے ایک حصے میں کچھ بچے بیٹھے قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں۔ میں بھی ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ ایک بچہ پانچواں پارہ پڑھ رہا تھا۔ جہاں وہ تھا وہاں سے میں نے بغیر دیکھے آگے پڑھنا شروع کر دیا۔ آخر حافظِ قرآن ہوں۔ بچہ اپنا پڑھنا بھول کر مجھے دیکھنے لگا۔ دوسرے سیّاح بھی حیران ہو کر مجھے دیکھنے لگے۔ نہ جانے انہیں کیوں یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں بھی قرآن پڑھ سکتا ہوں۔ میں نے چار پانچ رکوع پڑھ ڈالے۔"

کتاب میں ایسے مقامات اور بھی بہت ہیں اور ان سے گذرتے ہوئے ترکی کے ساتھ اسلام کی عظمت دل میں جاگزیں ہوتی چلی جاتی ہے۔

اس کتاب میں اگر کوئی بات توجہ دلانے کے قابل ہے تو وہ چند جملے ہیں اور وہ بھی اس لیے کہ مصنف حکیم محمد سعید ہیں۔

ص ۲۱، سطر ۸ ۔ "لوگوں کے جوتے بھی پڑے تھے۔" "جوتے بھی رکھے تھے" ہونا چاہیے۔ ص ۲۵، سطر ۱۲ "فوراً اپنی تجربے گاہ" - یہاں لفظ "تجربہ" ہونا چاہیے۔ ص ۳۹، سطر ۱۴ "سلطان سلمان کی مسجد ہے"۔ یہاں سلطان سلیمان چاہیے۔ ص ۵۷ سطر ۲۲ - کراچی کی جونا مارکیٹ - کراچی کی جونا مارکیٹ ہونا چاہیے۔ ص ۵۸، سطر ۱۰ بے وقت کی "اولہ باری" سے محفوظ رہے۔ بے وقت کی "ژالہ باری" ہونا چاہیے۔ کتاب کی نظرثانی کر لی جائے تاکہ اگلے ایڈیشن میں غلطیاں نہ رہیں۔ (اسید نظر زیدی)

ہمارا سفر (حصہ اوّل) | مرتبہ: کارکنانِ اسلامی جمعیت طالبات۔ ناشر: الجمعیۃ پبلیکیشنز مرکز طالبات، منصورہ، لاہور۔ قیمت: درج نہیں۔ صفحات: ۱۸۸

یہ کتاب اسلامی جمعیت طالبات کے سنِ تاسیس ۱۹۶۹ء سے ۱۹۸۰ء تک کے اُن احوال و کوائف پر مشتمل ہے جو مسلم طالبات پاکستان کی اس تنظیم کے عالمِ وجود میں آنے کا باعث بنے اور پھر اُسے ایک بہت وسیع تحریک بنانے کی جدوجہد میں پیش آئے۔ پیش لفظ محترم میاں طفیل محمد صاحب سابق امیر جماعتِ اسلامی پاکستان نے تحریر فرمایا ہے۔

ہمارے موجودہ زمانے میں سبب طلباء کی تنظیموں کو دہشت گردی کی علامت سمجھا جانے لگا ہے اور مبینہ طور پر ان کی وجہ سے تعلیم گاہوں کا ماحول بہت خراب ہو گیا ہے۔ اسلامی جمعیت طلبا کے بارے میں بھی کچھ ایسے ہی خیالات جنم لے رہے ہیں، بلکہ بعض حلقے تو تعلیمی ماحول کی اس ابتری کا الزام جمعیت کے سر ہی دھرتے ہیں، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے اور وہ کسی مبالغے کے بغیر یہ ہے کہ اس ملک میں اسلام سے جو وابستگی نظر آتی ہے اور تہذیب و شرافت کے جو بچے کھچے آثار دکھائی دیتے ہیں بڑی حد تک اسلامی

جمعیت طلبا کے قیام ہی کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ جمعیت قائم نہ ہوتی تو گذشتہ چالیس بیالیس برسوں ہی میں مغربی تہذیب کی ساری نحوستیں ہمارا مقدر بن جاتیں۔

اب اسلامی جمعیت طالبات حلقہ طالبات میں زیادہ سرگرمی سے کام کرنے اُٹھی ہیں۔ اس کتاب میں ان کی نوسالہ جدوجہد کا حال شرح و بسط سے بیان کیا گیا ہے۔ میرے نزدیک یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہونی چاہیے۔ ملک کے مخلوط تعلیمی نظام نے پاکستانی عورت کو جس مقام پہ لاکھڑا کیا ہے وہ ہرگز قابلِ اطمینان نہیں۔ بے حجابی اور عادات و اطوار میں وہ کافر عورتوں سے بھی دو قدم آگے نظر آرہی ہیں۔ اور یہ بات ہمارے مستقبل کو تاریک بنا دینے والی ہے۔ اگر ہمیں ایک باعزت غیور اور مسلم قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا ہے تو آخری چارۂ کار یہی ہے کہ اسلام سے بہر حال وابستہ رہیں اور اسلامی جمعیت طالبات یہی کوشش کر رہی ہے۔

(سید نظر زیدی)

برہمن کا بھیانک چہرہ مصنف: ڈاکٹر چیٹر جی (بھارتی) ۔ مترجم: پروفیسر آسی ضیائی

ناشر: مکتبہ فلاحِ انسانیت، اُردو بازار، لاہور۔ پتہ: ادارۂ علم و ادب پاکستان۔ ۲۹۔ غازی علم دین شہید روڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۲۔ رنگین ٹائیٹل قیمت درج نہیں۔

بھارت کا ہندو معاشرہ صدیوں سے ذات پات کی تقسیم کا اسیر ہے اور ہندو کی اس تاریک خیالی نے لاکھوں نہیں کروڑوں انسانوں کو زندگی کے جائز حقوق سے محروم کیا اور بہت دُکھ دیئے ہیں۔ توقع کی جاتی تھی کہ علومِ جدیدہ ہندو کو اس پستی سے اُبھاریں گے اور انسان برادری کا معزز رکن بنا دیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا، بلکہ آزادی حاصل کرنے کے بعد تو اس کا کردار تو کچھ اور بھیانک ہو گیا ہے۔ اس ملک میں مسلمانوں کا جو قتلِ عام جاری ہے وہ اس کا بیّن ثبوت ہے۔

اس کتابچے میں اسی بھیانک ذہن کو بے نقاب کیا گیا ہے اور اس کے مندرجات معتبر اس لیے ہیں کہ یہ ایک دانشور ہندو ڈاکٹر چیٹر جی (ایم اے پی ایچ۔ ڈی) کی تصنیف

ہے۔ انہوں نے "جاگ ہندو جاگ" کے نام سے یہ کتابچہ انگریزی میں لکھا تھا اور پروفیسر آسی ضیائی صاحب نے اسے اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ میرا خیال ہے کہ فاضل مصنف اور محترم مترجم نے یہ ایک بہت مفید کام کیا ہے۔ اس کتابچے کے مطالعے سے اس ذہن کے تمام تاریک گوشے بے نقاب ہو جاتے ہیں۔ آج کا ہندو بھارت اپنی تمام توانائیاں سمیٹ کر اور بھیانک عزائم منظم کر کے پاکستان کے سامنے آکھڑا ہوا ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی حماقت کل اس خطے کو کن حالات سے دوچار کر دے گی۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ سیکولرازم کے نقاب میں چھپا ہوا بھارت کا اصل چہرہ دکھایا جائے، بلکہ خود بھارت کے باسیوں کو بھی آئینہ دکھایا جائے اور ڈاکٹر چیٹرجی نے یہ کام بہت قابلیت سے کیا ہے۔

(سید نظر زیدی)

بعثت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) | مؤلف: جناب وسیم ڈار۔ ناشر: اساس پبلشرز، پوسٹ بکس نمبر ۱۰۵۸۱ کراچی ۴۸۰۰۔ قیمت: درج نہیں۔

اس کتابچہ میں مؤلف نے پارسیوں، بدھوں، ہندوؤں، عیسائیوں اور یہودیوں کی مقدس کتابوں کی وہ عبارتیں درج کی ہیں، جن میں رحمت دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔ مؤلف مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک نہایت مفید کام کیا ہے۔ اس مطالعے سے معلومات میں بیش بہا اضافہ ہوتا ہے۔

(سید نظر زیدی)

مسئلہ شفاعت | مؤلف: محمد نصیر قریشی الفاروقی۔ ناشر: نصیر و اولادہ، مکان ۹/۱ گلی نمبر ۲۴۔ مسعود پارک، نئی آبادی ڈھولن وال، لاہور ۱۸۔ صفحات: ۱۴۴ قیمت درج نہیں۔

اس کتابچے میں عقیدۂ شفاعت کو کسی گروہی تعصب کے بغیر تفصیل سے بیان کیا

گیا ہے۔ کتاب و سنّت اور اقوالِ سلف کی روشنی میں اس مسئلے پر نہایت معتدل اور صحیح حوالوں کے ساتھ سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ بعض لوگوں میں ایک ایسا تصوّرِ شفاعت رائج ہے جو آدمی کو گناہوں پر جری کر دیتا ہے۔ مگر یہ پمفلٹ اِس تصوّر کی پرچھائیں سے محفوظ ہے۔

(محمد رفیق چودھری)

نظریۂ پاکستان اور مولانا آزادؒ مرتب: مختار الحسینی۔ ناشر: بساط ادب، ادبی مارکیٹ، چوک انارکلی، لاہور ۲۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۲۵/ روپے

یہ کتابچہ جو اس سے پہلے "اسلامی جمہوریت کے تقاضے" کے عنوان سے چھپا یا گیا، اپنے مندرجات کے لحاظ سے اس عنوانِ جدید کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ کیونکہ جنوبی ایشیا میں مولانا آزاد مرحوم سے بڑھ کر نظریہ پاکستان کا کوئی اور مخالف نہ تھا۔ پھر اُن کی یہ ساری تحریر اُس زمانے کی ہے جب تحریک پاکستان شروع بھی نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے اس میں پاکستان کا لفظ استعمال تک نہیں ہوا۔ البتہ خلافت و جمہوریت پر یہ بڑا وقیع علمی مضمون ہے۔ محض اختلافات کی وجہ سے علمی استفادہ کا دروازہ بند نہیں ہونا چاہیے۔

(محمد رفیق چودھری)

ضروری اطلاع

براہِ کرم ماہنامہ "ترجمان القرآن" کا سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ کی صورت میں ارسال فرمائیں۔ چیک روانہ فرمانے کی زحمت نہ کریں۔ نوازش ہوگی۔

مینجر
ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور